سورة المائدة

آيات ١١٦ - ١٢٠

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ
اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ
لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ
مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ
بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ
فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَ مَا فِيْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

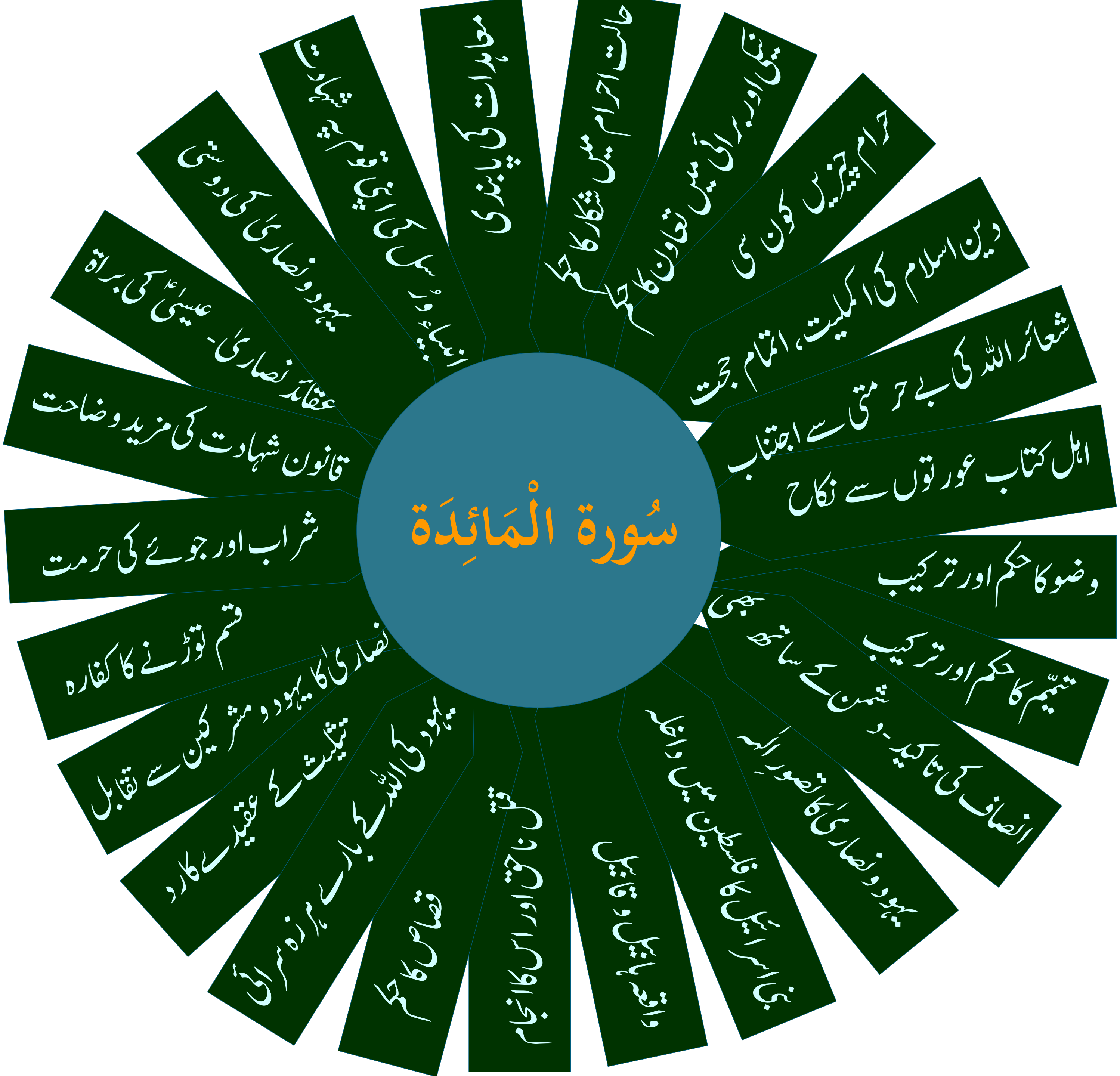
سُورۃ الْمَائِدَۃ
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم سے پیکار

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ - اور جب کہا اللہ نے

یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ - اے عیسیٰ ابن مریم

ءَاَنْتَ - کیا تم نے

قُلْتَ لِلنَّاسِ - کہا تھا لوگوں سے

اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ - تم بنالو مجھے اور میری والدہ کو

اِلٰهَیْنِ - دو معبود

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

قَالَ سُبۡحٰنَكَ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اَقُوۡلَ مَا لَيۡسَ لِىۡ ۚ بِحَقٍّ ؕ اِنۡ كُنۡتُ قُلۡتُهٗ فَقَدۡ عَلِمۡتَهٗ ؕ

قَالَ سُبۡحٰنَكَ - اس نے کہا تیری پاکیزگی ہے

مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ - نہیں تھا میرے لئے

اَنۡ اَقُوۡلَ - کہ میں کہوں

مَا لَيۡسَ - وہ جس کا نہیں ہے

لِىۡ بِحَقٍّ - مجھے کوئی حق

اِنۡ كُنۡتُ قُلۡتُهٗ - اگر میں نے کہا ہوتا اسے

فَقَدۡ عَلِمۡتَهٗ - تو یقیناً تو نے جان لیا ہوتا اس کو

تَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِىۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِكَ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ۝١١٦

تَعۡلَمُ - توجانتا ہے

مَا فِىۡ نَفۡسِىۡ - اس کو جو میرے جی میں ہے

وَلَاۤ اَعۡلَمُ - اور میں نہیں جانتا

مَا فِىۡ نَفۡسِكَ - اس کو جو تیرے جی میں ہے

اِنَّكَ اَنۡتَ - بیشک تو ہی

عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ - خوب جاننے والا ہے تمام غیبوں کا

وَ اِذۡ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ ءَاَنۡتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوۡنِیۡ وَ اُمِّیَ
اِلٰـہَیۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ قَالَ سُبۡحٰنَکَ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اَقُوۡلَ مَا لَیۡسَ
لِیۡ ٭ بِحَقٍّ ؕ اِنۡ کُنۡتُ قُلۡتُہٗ فَقَدۡ عَلِمۡتَہٗ ؕ تَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ وَ لَاۤ
اَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِکَ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ﴿۱۱۶﴾

اور جب (یہ احسانات یاد دلا کر) اللہ فرمائے گا کہ "اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا بنا لو؟" تو وہ جواب میں عرض کرے گا کہ "سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا، اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی، تو آپ کو ضرور علم ہوتا، آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے، آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں کے عالم ہیں

محمد اقبال

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ
اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ
لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَاۤ
اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

And behold! Allah will say: "O Jesus the son of Mary! Didst thou say unto men, worship me and my mother as gods in derogation of Allah'?" He will say: "Glory to Thee! never could I say what I had no right (to say). Had I said such a thing, thou wouldst indeed have known it. Thou knows what is in my heart, Thou I know not what is in Thine. For Thou knows in full all that is hidden.

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

اللہ کے حضور گواہی کے لیے پیشی کا آخری منظر

- اللہ کی عدالت میں عیسیٰ علیہ السلام کا تردیدی بیان۔قرآن اسے پیشگی دنیا والوں اور خصوصاً نصاریٰ کے سامنے لارہا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ خدائی کے تعلق سے جو باتیں حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کردی گئی ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ محض افتراء ہیں۔
- اللہ کے دین میں توحید سب سے بنیادی اور اہم عقیدہ — اس عقیدے میں اگر خرابی پیدا ہو جائے یا اس میں آمیزش کردی جائے تو قومیں ہدایت کی راہ گم کر دیتی ہیں اور اسلامی زندگی سے محروم ہو جاتی ہیں (اسی لیے شیطان نے ہمیشہ سے ہی قوموں کے اندر عقیدۂ توحید کا بگاڑنے پہ کام کیا)
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کی امت کے حوالے سے سب سے پہلے عقیدہ توحید سے متعلق ہی بازپرس ہو رہی ہے

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

- عیسائیوں نے اللہ کے ساتھ مسیح اور روح القدس کو بھی الوہیت کا درجہ دے دیا حتیٰ کہ مسیحؑ کی والدہ کو بھی اس میں شریک ٹھہرالیا
- عیسیٰ علیہ السلام سے سوال - تمہاری امت نے جس طرح اس عقیدہ کے پرخچے اڑائے، کیا تم نے انھیں اسکی تعلیم دی تھی؟
- ایک غیر متوقع اور حیران کن سوال! جس کے ساتھ اللہ کا غضب اور جلال بھی
- حضرت عیسیٰؑ اس لرزہ خیز سوال کا جواب انتہائی عاجزانہ دل سے، نہایت ادب اور خشوع سے دینے کی کوشش فرمائیں گے لیکن براہِ راست جواب دینے کی بجائے اللہ کی حمد و ثنا اور پاکیزگی بیان کریں گے
- اے پروردگار! آپ نے مجھے اپنا رسول بنا کر بھیجا، رسول کا کام لوگوں کو اللہ کی ذات اور صفات کا صحیح تصور دینا اور اسی کی بنیاد پر ان کی صحیح تربیت کرنا ہے، اس لیے میرے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ میں رسول ہوتے ہوئے اس طرح کی بات کہتا، میرے مالک میں نے تو ان سے وہی بات کہی تھی، جس کا آپ نے مجھے حکم دیا

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

- پروردگار ! تیری صفات میں سے ایک صفت علم بھی ہے تو ہر چیز کا جاننے والا ہے تیرے علم سے تو دنیا کی کوئی چیز مخفی نہیں، یہ کیسے ممکن تھا کہ اگر میں ایسی بات کہتا تو آپ کے علم میں نہ آتی۔
- یوں ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن اپنے اور اپنی والدہ حضرت مریم علیہ السلام کے بارے میں الوہیت اور خدائی کے (عیسائی) دعوے کا سختی سے انکار کریں گے
- اللہ انسان کی گفتار، کردار، افکار اور اس کی نفسانی صفات و حالات سے بخوبی آگاہ ہے
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہ السلام کا علم محدود جبکہ اللہ تعالیٰ کا علم لا محدود اور مطلق ہے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کا مطلب۔ ان سے ان کی امت کے سامنے توحید کی دعوت کا اقرار لے کر ان کی امت کا جرم ثابت کیا جائے (اتمامِ حجت)

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا

مَا قُلْتُ - نہیں کہا میں نے

لَهُمْ اِلَّا - ان سے مگر

مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ - وہی تو نے حکم دیا مجھے جس کا

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ - کہ بندگی کرو اللہ کی

رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ - جو میرا رب ہے اور جو تمہارا رب ہے

وَ كُنْتُ - اور میں تھا

عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا - ان پر گواہ (خبر رکھنے والا)

مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾

مَّا دُمْتُ - جب تک میں رہا

فِيهِمْ - ان میں

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي - پھر جب تو نے لے لیا مجھے

كُنتَ أَنتَ - تو تُو ہی تھا

الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ - نگران ان پر

تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى ، تَوَفِّيًا (V)
کسی چیز کو مکمل لے لینا

جیسے نیند کی حالت میں ہوش اٹھا لینا

موت کی حالت میں روح اٹھا لینا

موت تَوَفّٰی کے لغوی اور حقیقی معنی نہیں بلکہ تعبیری معنی ہیں

رَقَبَ يَرْقُبُ ، رَقَابَةً و رُقُوبًا نگرانی کرنا، غلام ہونا

رَقِيْب نگران - Watchful

وَأَنتَ - اور تو

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ - ہر چیز پر ہے گواہ (نگران)

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ
عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ
عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾

میں نے اُن سے اُس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا، یہ کہ
اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی میں اُسی وقت
تک ان کا نگراں تھا جب تک کہ میں ان کے درمیان تھا جب آپ نے مجھے
واپس بلا لیا تو آپ ان پر نگراں تھے اور آپ تو ساری ہی چیزوں پر نگراں ہیں

"Never said I to them aught except what Thou didst command me to say, to wit, 'worship Allah, my Lord and your Lord'; and I was a witness over them whilst I dwelt amongst them; when Thou didst take me up Thou wast the Watcher over them, and Thou art a witness to all things.

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

عیسیٰ علیہ السلام کا جواب

- میرے رب ! میں نے تو انہیں وہی کچھ کہا جس کے کہنے کا تو نے مجھے حکم فرمایا۔ میں نے انہیں صاف صاف اور بار بار کہا تھا کہ تم صرف رب العزت کی عبادت کرو جو میرا بھی مالک و پروردگار ہے اور تمہارا بھی۔
- اے میرے اللہ ! "جب تک میں ان میں رہا ان پر گواہ رہا جب تو نے میرا وقت پورا کر دیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا"
- اس جملے میں یہ علم ہو گیا کہ رسول کی دو ذمہ داریاں :
- ایک تبلیغ اور دوسری گواہی دینا۔ یعنی ہر رسول اپنی امت کے اعمال پر گواہ ہوتا ہے۔
- پھر عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں۔ اس تعبیر میں کہ یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو عزیز و حکیم ہے

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ - اگر تو عذاب دے ان کو

فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ - تو بیشک یہ لوگ تیرے بندے ہیں

وَاِنۡ - اور اگر

تَغۡفِرۡ لَهُمۡ - تو بخش دے ان کو

فَاِنَّكَ اَنۡتَ - تو بیشک تو ہی

الۡعَزِيۡزُ - بالادست ہے

الۡحَكِيۡمُ - حکمت والا ہے

سیدنا ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ساری رات صبح تک اسی ایک آیت کریمہ کو بار بار پڑھتے رہے تھے۔ (نسائی)

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾

اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر
معاف کر دیں تو آپ غالب اور دانا ہیں

If Thou dost punish them, they are Thy servant: If Thou dost forgive them, Thou art the Exalted in power, the Wise

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾

- کیا عیسیٰ علیہ السلام نے یہ جاننے کے باوجود کہ ان لوگوں نے ان کے اٹھائے جانے کے بعد شرک کیا، ان کی شفاعت کریں گے ؟ (اگر تو انہیں بخش دے تو تو عزیز و حکیم ہے)
- یہاں عیسیٰ علیہ السلام کا مقصود شفاعت نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو وہ فرماتے (انک انت الغفور الرحیم) کیونکہ خدا کا غفور و رحیم ہونا مقام شفاعت کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے
- وہ خدا کی عزیز و حکیم کے ساتھ توصیف کر رہے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے شفاعت اور بخشش کی درخواست منظور نہیں ہے بلکہ اس میں ہدف اصلی اپنی ذات سے ہر قسم کے اختیار کی نفی کرنا اور معاملہ کو پروردگار کے سپرد کرنا ہے یعنی یہ کام تیرے ہی ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو بخش دے اور اگر چاہے تو سزا دے دے
- سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وعظ و نصیحت کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: " اے لوگو ! بیشک تم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون حالت میں اکٹھے کیے جاؤ گے۔۔۔۔

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾

○ .... پھر آپ نے سورۃ الأنبیاء کی آیت ۱۰۴ تلاوت فرمائی " جس طرح ہم نے پہلی پیدائش کی ابتدا کی (اسی طرح) ہم اسے لوٹائیں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے، یقیناً ہم ہمیشہ پورا کرنے والے ہیں"

○ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! بیشک روز قیامت سب سے پہلے ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔ خبردار! آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ آدمیوں کو لایا جائے گا تو انھیں بائیں طرف کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی (پیروکار) ہیں، تو مجھے جواب دیا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کتنی نئی باتوں کو ایجاد کرلیا تھا۔ تب میں بھی اسی طرح کہوں گا کہ جس طرح اللہ کے نیک بندے (عیسیٰؑ جواب دیں گے: (وَكُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَّا دُمۡتُ فِيۡهِمۡ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِيۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ۔ اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ) [المائدۃ: ۱۱۷، ۱۱۸] اور میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔ اگر تو انھیں عذاب دے تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو بیشک تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔" تو مجھے جواب دیا جائے گا کہ جب آپ ان سے جدا ہوئے تو یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے پھر گئے) ۔" [بخاری، کتاب التفسیر، باب (وکنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم) و مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

قَالَ اللّٰهُ - اللہ نے کہا

هٰذَا يَوۡمُ - یہ دن ہے

يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ - (کہ) نفع دے گا سچوں کو

صِدۡقُهُمۡ - ان کا سچ

لَهُمۡ جَنّٰتٌ - انہی کے لیے ہیں باغ

تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا - جاری ہیں جن کے نیچے

الۡاَنۡهٰرُ - نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ - ایک حالت میں رہنے والے ہیں اس میں

اَبَدًا - ہمیشہ

رَضِيَ اللّٰهُ - راضی ہوا اللہ

عَنْهُمْ - ان سے

وَ رَضُوْا عَنْهُ - اور وہ راضی ہوئے اس سے

ذٰلِكَ - یہ ہے

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ - عظیم کامیابی

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ‌ ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ
تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ‌ ؕ
ذٰ لِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۹﴾

تب اللہ فرمائے گا "یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو اُن کی سچائی نفع دیتی
ہے، ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہاں وہ
ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے، یہی بڑی کامیابی ہے

Allah will say: "This is a day on which the truthful will profit from their truth: theirs are gardens, with rivers flowing beneath,- their eternal Home: Allah well-pleased with them, and they with Allah: That is the great salvation, (the fulfilment of all desires).

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

راست بازوں کی کامرانیوں کا دن

- صدق۔ کسی شے کا بالکل مطابق واقعہ ہونا

  زبان دل سے ہم آہنگ ہو، عمل اور قول میں مطابقت ہو، ظاہر اور باطن ہم رنگ ہوں اور عقیدہ اور فعل دونوں ہم آہنگ ہوں، یہ سب صدق کے مظاہر ہیں

- آج کا دن راست بازوں کی فتح مندیوں اور کامرانیوں کے ظہور کا دن ہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد ومیثاق کو پوری طرح نبھایا اور اپنے قول و عمل اور جفاکوشی اور وفا شعاری سے اس کو سچ ثابت کیا اور ہر طرح کے نشیب و فراز میں ، اس پر قائم رہے یہ دن ان کی کامیابیوں کا دن ہے، جنھوں نے اللہ کے ساتھ رشتہ اخلاص کو مضبوط رکھا، ان کے لیے آج باغ ہوں گے ' جن کے نیچے نہری جاری ہیں۔
- آج بدعہدوں ، خائنوں اور جھوٹی آرزوؤں میں زندگی گزارنے والوں کے لیے حسرت و یاس کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٢٠ ع

لِلّٰهِ - اللہ ہی کے لیے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ - بادشاہت آسمانوں کی

وَالْاَرْضِ - اور زمین کی

وَمَا فِيْهِنَّ - اور اس کی جو کچھ ان میں ہے

وَهُوَ - اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ - ہر چیز پر

قَدِيْرٌ - قدرت رکھنے والا ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِيْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ
شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾

زمین اور آسمانوں اور تمام موجودات کی پادشاہی اللہ ہی کے لیے
ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

To Allah doth belong the dominion of the heavens and the earth, and all that is therein, and it is He Who hath power over all things

محمد اقبال

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ١٢٠ؑ

انسان کی فلاح کا حقیقی نسخہ

- یہ آخری آیت سورۃ مائدہ کی تعلیمات کی روح بلکہ یہ تمام اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے
- انسان کی تمام گمراہیوں کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ اپنی ذات سمیت، تمام زیر تصرف دنیا کا مالک اور حاکم انسانوں کو سمجھتا ہے اور یا ان قوتوں کو جن کے بارے میں اس نے کچھ تصورات اختیار کر رکھے ہیں۔
- پھر وہ ان قوتوں کے آگے جھکتا ہے، اپنی ضرورتوں کے لیے دست سوال دراز کرتا ہے، انھیں کو اختیارات کا مالک سمجھتا ہے، انہی کے قوانین پہ ایمان لاتا ہے، تہذیب اور تمدن کے لیے، انھیں کی دریوزہ گری کرتا ہے، خوف اور امید میں انھیں کو اپنا آستانہ سمجھتا ہے۔ گویا خود انسان اور انسانی ادارے اس کی عبادت گاہ بھی ہیں اور اس کی عقیدت کا مرکز بھی
- انسانی تاریخ میں انہی تصورات نے انسانوں کو ہمیشہ اللہ سے یکسر بیگانہ کیا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾

انسان کی فلاح کا حقیقی نسخہ

- اس بنیادی خرابی کا علاج کرنے کے لیے ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ زمین وآسمان اوران کے درمیان بسنے والی قوتیں اور مخلوقات، تمام کا اگر کوئی مالک ہے، کوئی حاکم ہے اور کسی کوان پر حکومت چلانے کا حق ہے اور کوئی ان کو قانون کی اطاعت پر مجبور کرسکتا ہے تو وہ صرف ایک اللہ ہے۔
- اسی کی قدرتیں بے پناہ ہیں۔ ساری دنیا کی قوتیں اس کے سامنے پرکاہ جیسی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ اسکی قدرتوں میں، اس کے علم میں، اس کی حاکمیت، کوئی اس کا شریک نہیں
- یہی وہ تصور ہے جس نے ہمیشہ انسانی زندگی کی اصلاح کی اور آج بھی اسلام اسی کی دعوت دیتا ہے اور یہی انسانی زندگی کے بگاڑ کو دور کرنے کا حقیقی نسخہ ہے

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا فِيۡهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۱۲۰

کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق — زبان اور دل کی شہادت کے لائق

اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق — اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ

جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

اسی پر ہمیشہ بھروسا کرو تم — اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم

اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم — اسی کی طلب میں مرو گر مرو تم

مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی

نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

الطاف حسین حالی